ہدیۂ تشکّر

میں اللہ تعالیٰ کی لاکھ لاکھ شکر گزار ہوں جس نے مجھے علم جیسی لازوال اور بیش بہا نعمت سے سرفراز کیا ہے۔ ساتھ ہی اُن ادب نواز اساتذہ کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جو کسی نہ کسی مرحلے میں میں میرے مددگار رہے ہیں۔

میں اپنے نگراں و رہنما استاذِ محترم ڈاکٹر انور ظہیر انصاری صاحب کی خاص طور سے ممنون و مشکور ہوں جنھوں نے اس مقالے کی تیاری میں میری رہنمائی کی ہے۔ یہی نہیں، بلکہ موصوف نے وقتاً فوقتاً مختلف ادبی پروگراموں میں دعوت دے کر مجھ میں ادبی ذوق بھی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسی طرح دیپک بدکی صاحب کی بھی ممنون ہوں جو گاہے بگاہے اپنی حیات اور تخلیقات سے متعلق معلومات فراہم کرتے رہے دراصل ان حضرات کی کرم فرمائیوں اور ہدایتوں کی بدولت ہی میرا یہ تحقیقی مقالہ تکمیل کو پہنچ پایا۔ میں شعبۂ فارسی، عربی و اردو کے صدر کے پروفیسر مقصود احمد صاحب کی بھی تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنھوں نے وقتاً فوقتاً میری رہنمائی فرمائی اور مجھے تحریر کا ہنر بخشا۔ اسی شعبے کے فارسی کے استاد پروفیسر وجیہہ الدین صاحب کی بھی مشکور ہوں جنھوں نے اس سلسلے میں نہ صرف چند مفید مشوروں سے نوازا بلکہ مقالے سے متعلق معلومات بھی فراہم کیں۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر میں اپنے بڑے ابّو پروفیسر جمال الدین صاحب، اور اپنے بڑے بھائی محمد حارث صاحب کا ذکر نہ کروں کہ جن کی مدد کے بغیر میرا رجسٹریشن ممکن نہ ہو پاتا، اور خاص طور سے اپنے چھوٹے بھائی احتشام حسین کی خدمات کو کیسے فراموش کر سکتی ہوں، کمپیوٹر پر کام کرنے، انٹرنیٹ سے ای۔میل لانے اور لے جانے جیسے دشوار گزار کام کو انجام دینے میں میری مدد کی۔ میں ان سبھی کی صمیم قلب سے شکر گزار ہوں علاوہ ازیں میں اپنی ادب دوست سہیلیوں کی بھی شکر گزار ہوں جو میری ترقی اور کامیابی کی خواہاں رہی ہیں۔

اس تحقیقی مقالے کی تیاری کے سلسلے میں، میں نے جن کتب خانوں سے استفادہ کیا ہے ان میں انجمنِ اسلام ہائی اسکول کی لائبریری سرِ فہرست ہے۔ میں اس اسکول کی لائبریرین محترمہ قریشی کوثر جی کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتی ہوں جنھوں نے میری خاص طور سے مدد فرمائی ہے۔ اُسی طرح حضرت پیر محمد شاہ لائبریری کے اعزازی ڈائریکٹر، و پروفیسر محی الدین بمبئی والا صاحب کی بھی دل کی گہرائیوں سے ممنون ہوں جنھوں نے اس مقالے سے متعلق بعض اور اہم کتابوں کی فراہمی میں میری ہر ممکن اعانت فرمائی ہے۔

میرے گھر کے جملہ افراد نے میرے لیے یکسوئی کا ماحول فراہم کیا، جس کے بغیر مقالے کو پایۂ تکمیل تک پہچانا ممکن نہ تھا۔ میں پورے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ مقالے کی تیاری کے ہر مرحلے میں ان کی دعائیں شاملِ حال رہی ہیں۔ لہٰذا میں اپنے ان تمام اہلِ خانہ کی خدمت میں مخلصانہ ہدیۂ تشکّر پیش کرتی ہوں۔

''گر قبول افتد زہے عز و شرف''

شیخ صفیہ بانو اختر حسین

☆☆